استاد العلماء مخدوم محمد معین ٹھٹوی
مترجم: ابوسعید غلام مصطفیٰ قاسمی سندھی

ترجمہ مطارحات التحقیق فی برہان التطبیق

برہان التطبیق کے سلسلے میں تحقیقی مناظرات

تیسری قسط

ان مباحث کی تلخیص یہ ہے کہ جب آحاد ایک ساتھ بالفعل موجود ہوں گے اور ان کے درمیان ترتیب بھی ہے، پھر جب ایک جملہ کا پہلا دوسرے جملے کے پہلے کے مقابلے میں کیا جائے تو دوسرا دوسرے کے مقابلہ میں قطعاً ہوگا اور اسی طرح پھر تطبیق بلاشبہ ہو جائے گی اور جب خارج میں ایک ساتھ موجود نہ ہوں گے تو تطبیق تام نہ ہوگی۔ کیونکہ ایک آحاد کا دوسرے آحاد کے مقابلے میں وجود خارجی میں نہیں ہوگا کیونکہ وہ خارج میں ایک زمانے کے اندر اصلاً مجتمع اور اکٹھے نہیں ہیں اور وجود ذہنی میں بھی نہ ہوگا کیونکہ ان کا تفصیلی طور پر ذہن میں وجود محال ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ بعض کا بعض کے مقابلے میں واقع ہونے کا تب تصور ہوگا جب خارج یا ذہن میں تفصیلی طور پر موجود ہوں اور اسی طرح تطبیق تام نہ ہوگی جب آحاد ساتھ تو موجود ہوں لیکن ان کے درمیان کسی وجہ سے ترتیب نہ ہو کیونکہ اول کا اول کے مقابلے میں ہونا اور دوسرے کا دوسرے کے مقابلے میں ہونا اور تیسرے کا تیسرے کے مقابلے میں اور اسی طرح آگے چلے جاؤ۔ کیونکہ یہ جائز ہے کہ ایک کے بہت سارے اجزاء دوسرے کے ایک ایک مقابلے میں ہوں ہاں ایک صورت ہو سکتی ہے کہ جب عقل پہلے کے ہر ایک کو ملاحظہ کرے اور اس کو دوسرے کے ہر

ایک اجزاء کے مقابلے میں اعتبار کرے لیکن جو غیر متناہی ہے عقل تفصیلی طور پر اس کے استحضار پر قدرت نہیں رکھتا نہ ایک دفعہ میں اور نہ ہی متناہی زمانہ میں تاکہ وہاں تطبیق متصور ہو سکے اور خلف ظاہر ہو بلکہ تطبیق وہم و عقل کے انقطاع سے منقطع ہو جاتی ہے۔ ہم نے جو آپکے لیے صورت حال سامنے رکھی ہے اس سے یہ واضح ہو گیا کہ دو ممتد جبلوں میں اور پتھریوں کے اعداد کے درمیان استواء کے طور پر تطبیق موہوم ہو سکتی ہے کیونکہ اول میں جب ایک جبل کے طرف کو دوسرے طرف تطبیق دے گا تو اس کے لیے یہ کافی ہو گا کہ ایک کا ہر جزء دوسرے کے مقابلے میں واقع ہو اور پتھریوں کے اعداد کے درمیان استوار کے طور پر تطبیق موہوم ہو سکتی ہے کیونکہ اول میں جب ایک جبل کے طرف کو دوسرے طرف پر تطبیق دے گا تو یہ اس کے لیے کافی ہو گا کہ ایک کے کا ہر جزء دوسرے کے مقابلے میں واقع ہو اور پتھریوں کے اعداد کی یہ حالت نہیں ہے بلکہ تیرے لیے تطبیق میں ان کی تفصیلات کا اعتبار ضروری ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ اس سے ظاہر ہوا کہ برہان تطبیق کے تام ہونے میں ان دونوں قیدوں کا ہونا ضروری ہے تو پھر اعداد سے نقض نہ ہو گا۔

آپ باخبر ہوں گے کہ اس سے پہلے ہم نے جو دو علاموں کے ساتھ مناظرہ کیا اس کا جو ملخص نکلتا ہے جس کو انھوں نے ذکر کیا ہے اس پر وہ ایراد وارد نہ ہو گا۔ جو اس ملخص پر جمہور نے وارد کیا ہے جس کو سید سند نے ذکر کیا ہے۔

پہلا اعتراض ان آحاد کے اندر تطبیق نہ ہونے کے ابطال کے بیان میں جو آحاد خارج میں ایک ساتھ موجود نہ ہوں۔ ان کے قول پر بعض آحاد کی دوسرے بعض کے مقابلے میں تب ہی متصور ہو گا جب یہ سب آحاد ایک ساتھ خارج میں یا ذہن میں تفصیل کے ساتھ موجود ہوں اس پر نقض اس طرح وارد ہوتا ہے کہ اس کو تفصیل میں منحصر کرنے کو ہم منع کرتے ہیں اور اس منع کے لیے یہ سند پیش کی جاتی ہے کہ یہ تطبیق اور وقوع ملاحظۂ عقلیہ اور اجمالیہ میں وقوع کے جواز کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے اور انھوں نے

اس کا اقرار بھی کیا ہے کیونکہ انھوں نے غیر متناہی کے استحضار پر عقل کی قدرت کی نفی کی ہے اس پر انھوں نے خود کہا ہے کہ عقل تفصیلی طور پر تو قدرت نہیں رکھتی اس سے مطلقاً عقل کے قدرت کی نفی نہیں ہوتی کیونکہ دلیل کے جریان میں اجمالی ملاحظہ کافی ہے اگر ہم اس کی تلخیص کریں اس سے جس سے ہم پر اس سے پہلے علامہ دوانی کے جواب میں فیضان ہوا ہے اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسان سے۔

اور ہم ابطال مذکور کے بیان میں کہیں گے کہ جب وہ آحاد خارج میں موجود نہ ہوں گے تو یہ تطبیق موجود اور معدوم صرف میں بالفعل وجود خارجی اور ذہن میں ایک ساتھ ہوگی اس کا وجود خارجی میں ہونا تو ظاہر ہے لیکن وجود ذہنی میں اس لیے کہ عقل جب ایسے امور کا ملاحظہ کرے گا جو کہ ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے ہیں اور ان کا وجود میں اجتماع منع ہے تو وہ ان کا ملاحظہ صرف خارج کی طرز پر موجود لحاظ کرے گا۔ تو یہ تب مستحق ہوگا جب ان آحاد معدومہ محض جن پر ابھی وجود وارد نہ ہو ان کے وہم کے طور پر موجود فرض کرے گا اور موہومات بھی اسی طرح نفس الامر میں معدوم ہیں۔ تب یہ سلسلہ نفس الامر میں موجود نہ ہوگا اور ہمارا کلام ان آحاد میں میں جن کے لیے نفس الامر میں وجود ہو اور ساتھ یہ کہیں گے کہ تم نے معلوم کیا کہ واہم کے انقطاع سے خود وہم منقطع ہو جاتا ہے تو جس کو ہم نے غیر متناہی فرض کیا تھا وہ غیر متناہی نہ رہا تب اس پر انشاء اللہ تعالیٰ کوئی چیز وارد نہ ہوگی۔

دوسرا ایراد عدم تمام کے ابطال میں ان آحاد کے اندر جو ایک ساتھ موجود ہیں لیکن ان میں ترتب نہیں ہے ان کے قول پر کیونکہ جائز ہے کہ بہت سے آحاد ہوں الخ اس کی یہ صورت ہوگی کہ ان کے آحاد کے درمیان ترتب طبعی یا وضعی دونوں مفقود ہوں اور یہ تقاضا کرتا ہے کہ ایک سلسلہ کے بہت سے آحاد دوسرے کے ایک کے مقابلے میں ہوں یہ جواز ہے نفس وقوع نہیں ہے اور آپ نے جو ذکر کیا تھا اس کی بنا نفس وقوع پر ہے جواز پر نہیں ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ جائز ہو۔

اور واقع نہ ہو اور نفس آحاد غیر مرتبہ کی طرف سے کوئی مانع نہ ہو کیونکہ عقل پہلے سلسلے کے ہر ایک جزکو دوسرے کے ہر ایک جز کے مقابلے میں اعتبار اور لحاظ کر سکتا ہے اور آپ نے جو یہ کہا کہ عقل قدرت نہیں رکھتا الخ ہم اس کے جواب میں کہیں گے کہ مطلوب میں یہ کافی ہے کہ عقل غیر متناہی کو حاضر کرنے پر اجمالی طور قدرت رکھتا ہے اگر ہم اس کی اس سے تلخیص کریں گے جو کچھ اوپر گزرا ہے علامہ توشجی کے جواب میں اور ابطال مذکور کے بیان میں کہیں گے کہ دونوں مفروضہ سلسلے ان میں سے ایک کا دوسرے پر متناہی طرف میں زائد ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ جو کچھ نقل گزرا اس کے آخر تک کلام کو جاری کریں گے تو اس پر انشاء اللہ تعالیٰ کوئی چیز وارد نہ ہوگی۔

ہماری یہ تلخیص اس کی جس کو حکماء نے ذکر کیا ہے یہ ایسی توجیہ نہیں ہے جس سے اس کا قائل راضی نہ ہو بلکہ یہ اس کا فہم ہے جس نے اس کو ان کے کلام سے لایا ہے اور یہ اس کا فہم ہے جس کو اس کے سمجھنے کی ان کے کلام سے توفیق ملی ہے پھر تو جو چاہے اس کو اختیار کر وہی پاک، روشن الہام کرنے والا ہے۔

پھر اگر تو کہے کہ سید سند کی تلخیص کی تحریر پر جس کو فلسفہ اولی کے اساطین نے ذکر کیا ہے ان دونوں مقدموں پر جو دو سوال وارد ہوتے ہیں ان کا کوئی ایسا دفع اور جواب بھی ہے جس سے تحریر مذکور کے دونوں مقدموں کی سلامتی میں تمسک کیا جائے یا پھر ان دونوں مقدموں کو دوسرے دو مقدموں سے تبدیل کیا جائے اور تلخیص جدید کی تحریر کی جائے جیسا کہ تو نے کیا ہے تو دلیل کے لحاظ سے سکوت لازم ہو مدعی کے اثبات میں نہ ہو ہم کہیں گے کہ دونوں مقدموں کے لیے دفع ہے بحمدللہ تعالیٰ سید سند کی تلخیص پر وہ دفع اور جواب دونوں کو باطل کرتا ہے حق کی نظر کے ساتھ لیکن میں نے اس دوسری تلخیص میں ایسے مقدمات لائے ہیں جن کو افکار کے ہاتھوں نے ان کی تازگی میں مکدر نہیں کیا اور منوع کی ہواؤں نے ان کو تھپیڑے نہیں مارے۔ اس کی شہرت میں اور اس کے اثبات میں ہم کسی تفکیک

اور تجزیہ کی طرف محتاج نہ ہوتے۔ دونوں مقدموں میں میرا یہ کہنا کہ اگر ہم تلخیص کریں گے تو اس پر کوئی چیز وارد نہ ہوگی جس کے جواب کی طرف احتیاجی ہو۔ انشاء اللہ تعالی جیسا کہ سید سند کی تلخیص میں جواب کی طرف احتیاجی ہوتی ہے تو ہم دونوں ایرادوں کے حاصل اور اس پر جواب کے ساتھ تعصب سے لوٹتے ہیں ناظرین کی آسانی کے لیے :

" پھر تجھے جاننا چاہیئے دونوں ایرادوں کا خلاصہ منع ہے احتیاجی کے موجود ہونے پر دلیل کے جاری ہونے میں جس میں افراد موجود نہ ہوں یا افراد موجود ہوں لیکن ان میں ترتب نہ ہو ان کے وجود کی طرف اور خارج میں ان کی تفصیل نہ ہو اس میں ہم یہ سند لائیں گے کہ جائز ہے کہ ملاحظہ عقلیہ اجمالیہ سے کام لیا جائے اور ہم اس مساوی سند کو باطل کریں گے اور مقدمہ ممنوعہ کو اس طرح ثابت کریں گے اور کہیں گے ، اور ہمارا اور قوت اللہ سبحانہ کے ساتھ ہے) کہ برہان تطبیق میں ملاحظہ عقلیہ اجمالیہ کی طرف احتیاجی کی ضرورت پڑتی ہے۔ ان اشیاء میں جہاں آراء کا برہان تطبیق کے اجراء میں اجماع ہوا ہے اور اس پر متکلم اور حکیم کا کلمہ متفق ہوا ہے اور وہ ہیں ایسے آحاد جو وجود خارجی میں ایک ساتھ اور مرتب ہوں کیونکہ دونوں فریقوں کا اتفاق ہے کہ عقل تطبیق مفصل پر فرداً فرداً غیر متناہی تک قدرت نہیں رکھتا اور سب کا اتفاق کہ عقل ملاحظہ اجمالیہ کے ساتھ تطبیق اجمالی پر قدرت رکھتا۔ جیسے عقل کا ملاحظہ ہوتا ہے مفہومات کلیہ میں ان افراد میں جو ایک ساتھ خارج میں موجود ہوں اور ان میں بعض بعض سے مرتب ہو کسی بھی وجہ سے طبعی ہو یا وضعی اور یہ اس لیے ہے کہ جس کی طرف سید کی تلخیص میں اس قول سے اشارہ ہوا "کہ ایک جملے میں سے ایک جزء کو جملہ اولی کے پہلے جزء کے مقابلے میں لانے سے دوسرے کا دوسرے کے مقابلے میں ہونا قطعی طور پر ہوگا اگرچہ عقل غیر متناہی میں تطبیق مفصل پر قدرت نہیں رکھتا لیکن اس کے پاس حکم کلی قطعی ہے۔ ان آحاد محصورہ میں جو موجود ہوں اور جو مرتب ہوں اور ان کے ذوات میں منشا حقیقی اصلی ہے۔ جس کی رگ ہر ہر فرد کی مقتضا ہے کہ وہ دوسرے

فرد کے بعد واقع ہو تو عقل یہاں اپنے جعل اور عمل یں صرف ایک ممکن اعتبار میں محتاج ہوتا ہے اور وہ ہے زائد اور ناقص دو جملوں کا فرض کرنا غیر متناہی طور پر اور ایک جملے کا پہلا دوسرے کے پہلے جز کے مقابلے یں کھڑا کرنا پھر وہ اپنے پاس ایک قطعی حکم حاصل کرتا ہے کہ دوسرا جز دوسرے کے مقابلے یں اور تیرا تیسرے کے مقابلے یں اور اسی طرح چلے جاؤ! اس دقوع یں کوئی شبہ نہیں کیوں کہ کل موجود ہے اور نہ ہی اس یں کوئی شبہ ہے کہ جملہ ایک کے مقابلے میں واقع ہو کیوں کہ ان کے آحاد یں ہر ایک کے درمیان ترتیب واقع ہے اور یہ ملاحظہ اجمالی کے لیے مرآۃ ہے۔ جمیع آحاد غیر متناہی کے لیے وجود اور ہیئت بس اور یہ ہے ایک دوسرے کے مقابلے یں کھڑا ہونا اور ان کے درمیان تطبیق دینا۔ اور سب پر اسی ہیئت سے قطعی حکم لگایا جا سکتا ہے تو پھر اس کے پاس خلف ظاہر ہوگا اور مدعیٰ ثابت ہوگا۔

اور جب تو نے اس کو پوری طرح سمجھ لیا اور تیرے پاس یہ ثابت ہوا کہ ملاحظہ اجمالی یں عقل کا معتمد اور مدار حکم قطعی کلی ہے جو کہ سلسلہ غیر متناہی کے اس قسم کے ذوات کی مقتضیات سے ماخوذ ہے تو تیرے پاس عقل کا افلاس واضح ہو جائے گا اس یں جو ذوات آحاد کی مقتضیات یں سے نہیں ہے ان یں ازرائیہ (ایک دوسرے کے مقابلے یں کھڑا ہونا) اور تطبیق طبیعت کے لحاظ سے اصلی وجود والی چیز ہو یا اس یں ایسی وضع پائی جاتی ہے جو ان یں ترتب کا تقاضا کرتی ہے۔ پھر جس نے آحاد مخصوصہ یں اجمالی ملاحظہ پر قدرت رکھنے پر قیاس کیا ہے مطلق آحاد میں اقتدار کو وہ معقول کی سیدھی راہ سے ہٹ کر باطل گمانوں کی رسوم کی طرف چلا گیا ہے کیونکہ قیاس صحیح فقہی کا بھی یہی تقاضا ہے کہ علت متحد ہو اور وہ یہاں مقصود ہے ہم تیرے لیے اس کی عقل کی افلاس کا مزید اضافہ کرتے ہیں اس بیان کے سوا جس کو آپ نے حال میں معلوم کیا ہے کیونکہ یہ جگہ فحول علماء کے اقدام کی لغزش کی جگہ ہے تو پھر کوتاہ عقول کا حال کیا ہوگا۔

ہم کہتے ہیں کہ عقل کا ملاحظہ مذکورہ پر قادر نہ ہونے کی وجہ ان اشیاء میں جو وجود کے لحاظ سے ایک ساتھ نہ ہوں یا ایک ساتھ ہوں لیکن ان میں ترتیب نہیں پائی جاتی۔ یہ وجہ ہے کہ اس میں تطبیق کے اندر صرف ملاحظہ کافی نہیں ہے، کیونکہ اس کے پاس حکم کلی قطعی کا فقدان ہے جس سے وہ قدرت رکھتا ہے اور اجمالی ملاحظہ کرسکتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک ایک دوسرے کے مقابلے میں واقع ہو اور اس سے اس کی تطبیق دی جائے۔ پہلے میں اس لیے کہ ملاحظہ کے آن میں سب موجود نہ تھے اور دوسرے میں اس لیے کہ وہاں کوئی ایسی چیز نہ تھی کہ اس سے جملہ کا مقابلہ ایک ایک کے اور جملہ منتشرہ دد کے درمیان کھڑے ہونے سے نفی کی جائے تو پھر لامحالہ پہلے میں اس کی احتیاج ہوتی ہے کہ معدومات کو موجودات اعتباریہ وہمیہ غیر متناہی طور پر فرض کیا جائے پھر ان کے درمیان تطبیق دی جائے اور اعتباریات میں سب کے ہاں تسلسل باطل ہے جیسا کہ گزرا کیونکہ نفس الامر میں وہ منقطع ہیں اور یہ جعل اور فرض اس لیے ہے کہ عقل اس پر قدرت نہیں رکھتی اور عقل کے احاطہ سے یہ باہر ہے تو پھر کوئی خلف اور بطلان ظاہر نہ ہوا اور یہ مدعی ثابت نہ ہوئی کہ نفس الامر میں ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے موجودات میں لاتناہی کا ہونا باطل ہے اور تیسرے میں اس کی احتیاج ہوگی کہ جمیع سلسلہ کو مرتب کیا جائے پھر ان میں ترتیب دی جائے تاکہ ایک سلسلے میں سے جملہ کا دوسرے جملے کے ایک کے مقابلے میں یقینی طور پر [illegible] ہونے کا شبہ زائل ہو جائے عقل کے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ جمیع سلسلہ کا ملاحظہ مفصل طور پر کل کے ماں کر سکے زیادہ یہ کہ اس کو مرتب بھی کر دے کیونکہ یہ ملاحظہ مفصل کو لازم کرتے ہوئے دو چیزوں کے درمیان عمل اور اعتبار پر مشتمل ہے۔

اس پر زائد ہے کہ [illegible] وہ کثیر اعداد میں قریب ہے کہ محال ہو زیادہ آحاد غیر متناہی میں تو پھر نہ تو تطبیق ہوگی اور نہ ہی خلف ظاہر ہوگا۔

پھر اگر آپ کہیں کہ [illegible] ہی پہلے اجمالی ہو پھر ملاحظہ اجمالی سے تطبیق دی جائے [illegible] معلوم ہوا ہے کہ اس [illegible] صرف اس لیے

احتیاجی ہوتی ہے کہ ملاحظہ مذکورہ ممتنع ہوتا ہے کیونکہ عقل کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جو اس کو اس ملاحظہ کے لیے مرآۃ بنائے تو حال اسی طرح ہے جیسا کہ جبل میں اس کے امتناع میں تھا کیونکہ کوئی چیز ایسی نہیں ملتی جس کو اس کی طرف وسیلہ بنایا جائے اگرچہ مجمل کیوں نہ ہو اس میں غور کرو کیونکہ یہ دقیق ہے اور یہ اس لائق ہے کہ اس کو اس کے موافق سمجھا جائے۔

صدر المحققین نے اسفار میں کہا ہے کہ تطبیق عقل کا فعل ہے اور وہ ذہن میں ہوتا ہے لیکن وہ واقع کے حال کے موافق ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا پس اول میں دونوں سلسلوں کے آحاد اور ان کے محاذی کے درمیان تطبیق کے حکم لگانے میں ایک اجمالی ملاحظہ کافی ہوتا ہے کیونکہ اس حکم مصداق واقع میں محقق ہوتا ہے اس میں عقل کے تعمل کی اپنے فکر کے اعمال میں ان میں سے ہر ایک کے لیے کوئی ضرورت نہیں اور اگر دونوں سلسلوں کے آحاد موجود نہوں یا ان کے بعض آحاد کا دوسرے بعض سے تعلق طبعی یا وضعی نہ ہو تو پھر اجمالی ملاحظہ کافی نہیں ہوتا بلکہ وہاں تفصیلی ملاحظات اور بہت سی تطبیقات کی ضرورت پڑتی ہے۔ کثرت صورتوں کے لحاظ سے جو کہ ذہن میں حاضر ہیں قوت خیالیہ کے ذریعے اور یہ حسی مثال میں اس طرح ہے کہ تو اپنے ہاتھ سے ایک ایسے جبل کے طرف کو جو جبل پھیلا ہوا ہو اور اس کے بعض اجزاء دوسرے بعض سے ملے ہوئے ہوں اور تیرا ارادہ ہے کہ ان کے دو طرفوں میں سے ایک طرف کے [illegible] اجزاء کو حرکت دیدے تو وہاں دوسرے طرف کی تحریک بھی ضرور [illegible] اس میں ان کے اجزاء میں ہر ایک کے تحریک کی ضرورت نہیں ہے لیکن جب اجزاء ایک دوسرے کے متجاور ہوں، متصل نہ ہوں اور تیرا ارادہ جمیع کے تحریک کا ہو تو وہاں تیرے ہاتھوں سے کئی افعال کی ضرورت ہوگی۔ اور کئی تحریکات بھی سلسلہ کے اجزاء کے عدد موافق ضروری ہونگی تو جس میں ہماری بحث ہے وہ بھی اسی طرح ہوگا۔ اھ۔

(جاری ہے)